"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ربوہ

ماہنامہ

نبوت ۱۳۵۳ ہش — نومبر ۱۹۷۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

ضمیمہ
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
نومبر ۱۹۷۴ء

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کی صاحبزادی کی شادی خانہ آبادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کی صاحبزادی عزیزہ عائشہ امۃ الباقی سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریب رخصتانہ ۳ر نومبر ۱۹۷۴ء بعد نماز ظہر عمل میں آئی۔ مردوں کے لئے نشست کا انتظام مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کی کوٹھی (جو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی کوٹھی کے ساتھ ہی واقع ہے) میں کیا گیا تھا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ اس تقریب کو برکت بخشی۔

عزیزہ عائشہ امۃ الباقی سلمہا اللہ تعالیٰ کا نکاح ۲۷ر مارچ ۱۹۷۴ء کو عزیزم مکرم ظفر نذیر احمد صاحب ابن میجر جنرل نذیر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی کوٹھی پر پڑھا تھا۔

رخصتانہ کی تقریب کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو مکرم قریشی کمال یوسف صاحب نے کی۔ ان کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مکرم مولوی صالح محمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا دعائیہ منظوم کلام پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تقریب کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

جملہ کارکنان تحریک جدید محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس رشتہ کو ہر طرح اور سب کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

نبوت ۱۳۵۳ھش

(نومبر ۱۹۷۴ء)

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان	———	پانچ روپے
فی پرچہ	———	پچاس پیسے
بیرونی ممالک (بحری ڈاک)	———	ایک پونڈ
" " (ہوائی ڈاک)	———	دو پونڈ

ترتیب

• ایک خوشخبری	(اداریہ)	ص ۲
• اقتباس۔ ایک شعر		۵
• کاروانِ اسلام		۶
• اخبارات ورسائل		۱۲
• پیرایۂ اظہار	(نظم)	۲۱
• مصلحین اور ان کی مخالفت		۲۲
• اشتہارات		۲۳

پبلشر:۔ عبداللطیف خان

پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی

مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:۔ ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:۔ ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۷۶۷۶

کتابت:۔ حمید الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد ۱۰ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱۱

نبوّت ۱۳۵۳ھش

(نومبر ۱۹۷۴ء)

ادارہ

ایک خوشخبری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر چٹان نے اپنی جیل کی عیدوں کا تذکرہ چٹان میں شائع کیا ہے اور اس میں وہ لکھتے ہیں :-

"لطف کی بات یہ ہے کہ ان ساتھیوں کے ساتھ دو چار ہندو دوست بھی کھڑے ہو کر دوگانہ ادا کرتے۔ ہم سچے مسلمان ہوتے تو ممکن تھا وہ نوجوان مسلمان ہو جاتے لیکن ہندوستان کا مسلمان حجازی مسلمان نہیں رہا تھا وہ سیاسی مسلمان ہو چکا تھا۔"

اِسی مضمون میں آگے چل کر لکھتے ہیں :-

"نوّے فیصد ہندو ساتھیوں کے پاس بانگِ درا، بالِ جبریل اور ضربِ کلیم کے نسخے تھے اور وہ ان کا بڑا ذوق و شوق سے مطالعہ کرتے بعض اسلامی اصطلاحوں کے متعلق مجھ سے دریافت کرتے اور عموماً کہتے کہ ہندوستان کا مسلمان قرآن کے مسلمان سے بڑی حد تک مختلف ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ ؎

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

حضورؑ کی بعثت دیگر مقاصد کے علاوہ یہ مقصد بھی اپنے ساتھ رکھتی تھی کہ مسلمانوں کو دوبارہ صحیح طریق کے مسلمان بنایا جائے۔ یحی الدّین ویقیم الشریعہ یعنی دین کو زندہ کیا جائے اور شریعت کو قائم کیا جائے۔

یہ کہ ایک وقت میں بعض مسلمان قرآن کے مسلمانوں سے مختلف ہو جانے تھے اِس کا ذکر تو قرآنِ مجید میں بھی موجود ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز فرمائیں گے :۔

یاربّ ان قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجورا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتنی واضح ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت لیکن ان کے لئے جو سوچنا چاہتے ہیں۔

اِسی طرح ایڈیٹر چٹان نے ۱۵ اکتوبر تا ۲۱ اکتوبر کے چٹان کے ایڈیٹوریل میں تحریر کیا ہے :۔

"قطع نظر اِس سے کہ سوشلزم یا سیکولرازم ایک دوسرے کو مُتحد کر سکتے یا نہیں کر سکتے۔ سوال ہے کہ ۱۹۴۷ء کے پاکستان کے ان دونو حِصّوں کا اسلام کس نے خراب کیا؟ یہ کہہ دینا تو آسان ہے کہ وہاں ہندو مشروع دن سے مصروفِ جُہد تھے بالآخر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے لیکن جس لیڈرشپ نے علیحدہ کر دیا اور نئی پود جس طرح اسلام کی پکڑ سے نکلی اس کا سبب کیا تھا۔ کیا ہم خود نہ تھے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ اسلامی ملکوں میں تحریکِ اسلامی مقابلۃً کمزور رہتی ہے۔ کیا ہم نے مغربی پاکستان کے زمانۂ انتخاب میں اس کا مشاہدہ و تجربہ نہیں کیا۔

جب کبھی اسلام کے نام پر تحریک اُٹھی اس کو سبوتاژ کرنے کے لئے پہلا ہراول علماء ہی کی جماعت تھی۔ پیپلز پارٹی واحد پارٹی تھی جس نے عوام کی ضرورتوں کا نعرہ لگایا اور سیاسی زبان استعمال کر کے کامیاب ہوئی لیکن اسلام کی دعویدار تین لیگیں۔ علماء کی تین جہتیں اور ایک جماعتِ اسلامی کے علاوہ ایک دو اور جماعتیں مثلاً جمہوری پارٹی وغیرہ بھی اِس صف میں شامل تھیں۔ جب انہیں اسلام مُتحد نہیں کر سکا اور وہ دینِ قیّم کی اساس پر اکٹھی نہیں ہو سکیں تو لیڈرشپ کے ہیرو کیونکر اکٹھے ہوتے۔ جب اسلام کے نمائندے ایک دوسرے کی کامیابی کے دشمن تھے تو کسی اَور سے شکوٰی کیا اور کیوں؟ مولانا غلام غوث ہزاروی نے جس زبان

میں جماعتِ اسلامی کو سبوتاژ کیا وہ جماعتِ اسلامی ہی کی شکست کا باعث نہ تھا بلکہ حقیقتاً انہوں نے اس تصوّر کو آگ لگا دی کہ اسلام کے نام پر کوئی حکومت قائم ہو سکتی اور اسلامی افکار کی بُنیاد پر نمائندے منتخب ہو سکتے ہیں۔"

چٹان میں یہ اداریہ تحریر کرنے کے بعد تو شاید مدیر چٹان کو احساس نہ ہوا ہو کہ وہ کیا لکھ گئے ہیں اور یہ کتنی سچّی بات اُن کے مُنہ سے نکل گئی ہے (یا ان کے قلم سے نکل گئی ہے) کہ نئی پود کو اسلام کی پکڑ سے نکالنے کا باعث وہ خود تھے اور اسلامی تحریکوں کو سبوتاژ کرنے کے لئے پہلا ہراول علماء ہی کی جماعت ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ اپنی تحریر کے اقتباسات ماہنامہ تحریکِ جدید میں پڑھیں گے تو انہیں ضرور احساس ہو گا کہ کاش انہوں نے یہ سچّی بات نہ کہی ہوتی۔ بہرحال سچ سچ ہے اور مُنہ پر آئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

وہ تو اِس اداریے میں یہاں تک لکھ گئے ہیں کہ :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جب علماء ہی بکاؤ مال ہوں اور چند اللہ والوں کو چھوڑ کر اکثریت حکمرانوں کی جیبی گھڑی یا ہاتھ کی چھڑی ہو تو اسلامی نظام کہاں سے پیدا ہو گا اور وہ کونسی طاقت ہے جو اس نظام کو نافذ کر سکتی ہے۔ سیاسی جماعتیں تو سمجھ میں آتی ہیں لیکن مذہبی جماعتیں سمجھ میں نہیں آتیں۔ خدا ایک۔ قرآن ایک۔ رسُول ایک لیکن مذہبی بُت کدے بیسیوں۔ جبتک انہیں ڈھانے والا پیدا نہیں ہو گا اُس وقت تک اسلام کسی حصّہ زمین کو متّحد نہیں کر سکتا۔"

ہم مدیر چٹان اور ان کے ساتھیوں کو یہ خوشخبری دینا چاہتے ہیں کہ ان بُت کدوں کو ڈھانے والا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق پیدا ہو چکا ہے کاش لوگ سوچیں۔ سمجھیں اور اس پر ایمان لا کر اسلام کی سربلندی کے سامان مہیّا کرنے والی فوج میں اپنا نام لکھائیں اور اپنے لئے سعادتِ ابدی حاصل کریں *

اقتباس

تاثیرِ قدسی

"اِس میں شک نہیں کہ توحید اور خدا دانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دُنیا کو ملتی ہے بغیر اس کے ہرگز نہیں مِل سکتی۔ اور اِس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی ان کو نجاست سے اُٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے روحانی اعلیٰ غذائیں اور شیریں شربت رکھ دئے۔ ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذّب انسان بنایا۔ پھر مہذّب انسان سے کامل انسان بنایا اور اِس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خُدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اَور نبی سے اپنی اُمّت کی نسبت ظہور میں نہ آئی کیونکہ ان کے صحتیاب ناقص رہے۔ پس میں ہمیشہ تعجّب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درُود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیرِ قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شعر

خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خُدا سے یہ علامت آنے والی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا یہ شعر اپنی تصنیف لطیف حقیقۃ الوحی میں درج فرمایا ہے اور اس میں نہ صرف یہ کہ قرآن مجید کی بیان فرمودہ ایک حقیقت کا بیان فرمایا ہے بلکہ اس کی عملی تصدیق کے لئے بھی ایک بات پیش فرمائی ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ یعنی اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے۔ غالب یا مغلوب ہونے کی دلیل ایسے پیارے رنگ میں پیش کی گئی ہے کہ کسی شخص کو نہ اس پر اعتراض ہو سکتا ہے اور نہ غالب آنے کا دعویٰ کرنے والے پر غصّہ آسکتا ہے (یا کم از کم آنا نہیں چاہیئے)" پاک بندے دوسروں پر غالب ہوتے ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ پاک بندے غیر پاک بندوں پر غالب ہوتے ہیں۔ بات سیدھی سادی سی ہے پاک بننے کی کوشش کرو غالب آجاؤ۔ جو غالب نہیں آئے گا اُسے اِس بات کا یقین آجانا چاہیئے کہ وہ پاک نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم صحیح قسم کے مومن یعنی پاک بندے بن سکیں اور اللہ تعالیٰ زندگی کے ہر شعبے میں ہمیں "غیر پاک بندوں" پر غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

مرتبہ:۔ ابوالاقبال

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱

جزائر فیجی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ ذاتی ملاقاتوں، تقاریر، لٹریچر اور پبلک جلسوں کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور ہمارے مبلغین اور جماعت کے دیگر افراد شب و روز اس نیک کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی کوششوں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

ذیل میں جزائر فیجی میں جماعتہائے احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی رپورٹ درج کی جاتی ہے۔ یہ رپورٹ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی نے بوساطت مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج ارسال فرمائی ہے:۔

"مورخہ ۳-۴-۵ اگست ۱۹۷۴ء مطابق ہفتہ، اتوار، سوموار جزائر فیجی کے شہر لمباسہ میں جماعتہائے احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔ اس کا پہلا حصہ "مسجد ناصر" کی افتتاحی تقریب پر مشتمل تھا جس کی رپورٹ الگ ارسال کی گئی ہے۔

پہلا اجلاس:۔ جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس مورخہ ۳ اگست شام ۷ بجے سے ۹ بجے تک منعقد کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب کی ہدایت پر مکرم حاجی محمد حنیف صاحب لٹوکا نے صدارت کے فرائض انجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عبدالقدوس صاحب نے کی۔ مکرم امام کمال الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے اس کے بعد مکرم ماسٹر محمد حنیف صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں قرآن کریم کی روشنی میں ان کا صحیح مقام بیان کیا۔ اسی سلسلہ میں ان کی وفاتِ طبعی پر بھی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم شمس الدین صاحب صوا نے تقریر فرمائی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل بیان کئے۔ مکرم ایم۔ اے مقبول صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی اور بتایا کہ امتِ مسلمہ کے صلحاء کو جو کچھ بھی ملا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی، غلامی اور فیض سے ہی ملا ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور بائیبل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں بیان کیں۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے تقریر فرمائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی پیشگوئی "دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا" پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فتح مکّہ کے دن نہایت شان سے پوری ہوئی۔

۹ بجے شب یہ اجلاس دعا پر برخواست ہوا۔ احباب نے رات "مسجد ناصر" میں بسر کی اور ۱۴ اگست کو صبح ۴ بجے نماز تہجّد کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ تہجّد باجماعت ادا کی گئی۔ ۵½ بجے نماز فجر ادا کرنے کے بعد اجلاس دوم شروع کیا گیا۔ مکرم شمس الدین صاحب صوا نے صدارت کے فرائض ادا فرمائے۔ مکرم امیر صاحب نے سورۃ الصف کا درس دیا۔ خاکسار نے حدیث کا درس دیا اور اخلاقِ فاضلہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بیان کئے۔ مکرم عبدالقدوس حسین صاحب صوا نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب لٹوکا اور مکرم حاجی محمد حنیف صاحب لٹوکا نے تقاریر فرمائیں اور یہ اجلاس ۷ بجے برخواست ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجلاس سوم :- ۹ بجے دن اجلاس سوم شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم ایم۔ اے مقبول بیرسٹر پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ لمباسہ نے سرانجام دئے۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم شمس الدین صاحب صوا نے کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ منظوم کلام مکرم ماسٹر مبارک احمد صاحب ناندی کالج نے خوش الحانی سے پڑھا۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب میٹیر (METOER) نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ اس کے بعد مکرم حاجی محمد حنیف صاحب لٹوکا نے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم مولوی محمد لعل لٹوکی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی صداقت پر تقریر فرمائی۔ آخر میں خاکسار نے "کسرِ صلیب" کے موضوع پر تقریر کی اور ساڑھے گیارہ بجے یہ اجلاس برخواست ہوا۔

اجلاس چہارم :- گیارہ بجکر ۴۵ منٹ پر اجلاس چہارم مکرم امیر صاحب کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ منظوم کلام مکرم محمد شفیق صاحب لٹوکا نے خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب لٹوکا نے تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم ماسٹر مبارک احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے تقریر فرمائی جس میں احباب کو تربیتِ اولاد کی طرف اور دیگر جماعتی ذمہ داریوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ آپ نے احباب کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ آئندہ سال خدا کے فضل و کرم سے جزائر فیجی میں جماعت تین مقامات پر تین مساجد کا سنگِ بنیاد رکھے گی۔ ایک صوا دارالحکومت میں۔ ایک لٹوکا میں اور ایک نصروانگا میں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ اجلاس برخواست ہوا۔

اجلاس پنجم :- اس کے بعد احباب نے کھانا تناول فرمایا اور پھر ظہر و عصر کی نمازیں جمع

کرکے پڑھی گئیں اور پروگرام کے مطابق تین بجے شام
بس اور کاروں پر احباب نصروانگا روانہ ہوئے
جو لمباسہ سے ۶۰ میل پر واقع ہے اور جہاں ہماری
ایک اہم جماعت قائم ہے نصروانگا پہنچ کر سب سے
پہلے اس قطعہ زمین پر اجتماعی دعا کی گئی جو نئی مسجد
کے لئے تجویز کیا گیا ہے اور پھر پہلی مسجد میں جاکر
اجلاس کی کارروائی شروع کی گئی۔ یہ اجلاس مکرم
امیر صاحب کی زیرِ صدارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت
قرآن کریم علی الترتیب مکرم شمس الدین صاحب،
مکرم حاجی محمد حنیف صاحب اور مکرم ماسٹر محمد حسین
صاحب نے فرمائی اور خاکسار اور مکرم امیر صاحب
نے تقاریر کیں۔ اِس اجلاس میں احمدی افراد
(مرد و خواتین) کے علاوہ غیر از جماعت افراد بھی
موجود تھے۔

اجلاس ششم :- ۵½ بجے شام
نصروانگا سے روانہ ہو کر بلوداؔ پہنچے۔ بلوداؔ میں
اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی سب سے پہلی
پختہ مسجد ہے جس کا نام "مسجد مبارک" ہے۔ مسجد میں
نمازِ مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھی گئیں اور پھر اجلاس
ششم کی کارروائی شروع کی گئی۔ صدارت مکرم
امام کمال الدین "ڈین صاحب" نے فرمائی۔ اِس
اجلاس میں ایک ہی موضوع تھا کہ "میں احمدی کیوں
ہوا؟" ہر مقرر نے اپنے سادہ انداز میں اپنے احمدیت
قبول کرنے کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات
سنائے جو حاضرین کے ازدیادِ ایمان کا باعث
ہوئے۔ تقریر کرنے والے احباب میں عبدالرزاق
صاحب تانبیا۔ نبی حسین صاحب تانبیا۔ محمد ابراہیم
صاحب بلیلاوا۔ ماسٹر ممتاز علی صاحب نصروانگا۔
محمد حنیف صاحب سینگانگا۔ یمن صمد صاحب صوا۔ ماسٹر
محمد حنیف صاحب لمباسہ۔ شمس الدین صاحب صوا۔
محمد اسمٰعیل صاحب پوسٹ ماسٹر صوا اور محمد یعقوب
مقبول صاحب صوا شامل تھے۔ اِس اجلاس میں
مکرم محمد شمیم صاحب بلوداؔ، مکرم محمد شفیق صاحب اور
مکرم شاہ محمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں مکرم
امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور جماعت کی روز افزوں
ترقی کا ذکر کیا اور احبابِ جماعت کی قابلِ قدر مالی
قربانیوں اور تبلیغی جہاد پر روشنی ڈالی۔ آخر میں
اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ برخواست ہوا۔

اس کے بعد احباب نے کھانا تناول فرمایا
اور دس بجے رات احباب مسجد میں ہی شب باش
ہوئے۔ ۵۔ اگست کو صبح ۴½ بجے احباب بیدار
ہوئے۔ نمازِ تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر
ادا کرنے کے بعد احباب نے ناشتہ تناول فرمایا۔
اور سات بجے قافلہ بس اور موٹر گاڑیوں پر روانہ
ہو کر ۹ بجے لمباسہ پہنچا۔ لمباسہ مسجد میں تین گھنٹے
احباب نے قیام فرمایا۔ کھانا تناول کیا اور ۱۲ بجے
لمباسہ ہوائی مستقر پر پہنچ کر اجتماعی دعا کی گئی اور
یہ قافلہ بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ
کے فضل سے جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔
فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سیکرٹری مجلس نصرت جہاں نے سیرالیون میں مسنگبی کے مقام پر احمدیہ مسجد اور ایک سیکنڈری سکول کے سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تقریب کی رپورٹ ارسال فرمائی ہے۔ اصل خبر مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے تار کے ذریعہ ارسال فرمائی تھی۔

مکرم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں کی رپورٹ درج ذیل ہے:۔

"الحمد للہ ثم الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کو مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں ایک اور مسجد اور ایک اور سیکنڈری سکول تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ نئی مسجد اور نیا سیکنڈری سکول سیرالیون کے شہر مسنگبی میں تعمیر کیا جارہا ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

اِس نئی مسجد اور نئے سیکنڈری سکول کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب ۶ رماہِ تبوک (ستمبر) کو بہت وسیع پیمانہ پر عمل میں آئی جس میں حکومت کے بعض وزراء، اعلیٰ سرکاری حکام، متعدد پیرامونٹ چیفس اور علاقہ کے لوگوں نے بہت کثیر تعداد میں شرکت کی اور جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات اور رفاہی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے اسے شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اِس تقریب کے نہایت کامیاب اور بابرکت انعقاد کے متعلق سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن سے جو اطلاع احمدیہ تبلیغی مشن کے انچارج مبلغِ اسلام مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر کی جانب سے بذریعہ کیبل گرام موصول ہوئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"فری ٹاؤن (سیرالیون) ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء بذریعہ کیبل گرام موصولہ ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مسنگبی میں احمدیہ مسجد اور سیکنڈری سکول کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب بہت وسیع پیمانہ پر منعقد ہوئی۔ اِس موقع پر سیرالیون کے سماجی بہبود کے وزیر آنریبل جانے (Hon'able Janneh) نے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سیرالیون میں جماعتِ احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور اسے خراجِ تحسین پیش کیا۔ وزیر مملکت آنریبل ٹورٹو (Hon'able Torto) نے سکول کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا اور ملک کے اِس حصّہ میں ایک نیا سکول تعمیر کرنے پر احمدیہ مشن کا شکریہ ادا کیا اور لوگوں پر زور دیا ہے کہ احمدیہ مشن کی طرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے بچّوں کی تعلیم اور علمی ترقی کے
لئے جو سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں
ان سے وہ خاطر خواہ فائدہ اُٹھائیں۔
اِس تقریب میں مذکورہ وزراء
کے علاوہ اعلیٰ سرکاری حکام، علاقے
کے پیرامائونٹ چیفس اور عوام
بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے
اور یہ تقریب بحمداللہ تعالیٰ بہت
کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر
ہوئی۔"

۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حال ہی میں امریکہ میں احمدیہ جماعت کی
ستائیسویں کنونشن منعقد کی گئی۔ کنونشن اللہ تعالیٰ
کے فضل سے نہایت کامیاب رہی۔ بعض عیسائی
اصحاب نے اس کنونشن کے موقع پر احمدیہ جماعت
میں داخل ہونے کا اعلان فرمایا، الحمدللہ

اِس کنونشن کی رپورٹ مکرم و محترم میاں
محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام
ہائی سکول ربوہ، حال مبلّغِ سلسلہ عالیہ احمدیہ امریکہ
نے بذریعہ تار ارسال فرمائی ہے۔ آپ کی تار کے
متن کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ احبابِ کرام
سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مبلّغین کرام
اور جماعت کے جملہ افراد کو بیش از بیش توفیق عطا
فرمائے کہ وہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیغام کو
ہر فرد بشر تک پہنچا سکیں اور اس کے حسین نتائج
سے دُنیا جلد از جلد بہرہ اندوز ہو سکے، آمین

کنونشن کے سیکرٹری محترم میاں محمد ابراہیم
صاحب کنونشن کی روداد پر مشتمل اپنے تفصیلی کیبل گرام
کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ
اور کینیڈا کی جماعت ہائے احمدیہ کا ۲۷واں سالانہ
(دو روزہ) کنونشن ۳۱۔ اگست ۱۹۷۴ء کو ریاست
میساچیوسٹ کے شہر بوسٹن میں اللہ تعالیٰ کے حضور
عاجزانہ دعاؤں سے شروع ہوا۔ محترم جناب صاحبزادہ
مرزا مظفر احمد صاحب نے کنونشن کا افتتاح ایک
نہایت پُر اثر افتتاحی خطاب سے فرمایا۔ ریاستہائے
متحدہ امریکہ اور کینیڈا کے مختلف علاقوں کی احمدیہ
جماعتوں کے احباب اور بہت سے حق جُو افراد نے
بہت بڑی تعداد میں بوسٹن پہنچ کر کنونشن میں شرکت
کی سعادت حاصل کی۔ ان میں ایک خاصی تعداد
ایسے نومسلموں کی بھی تھی جنہوں نے حال ہی میں
جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام
قبول کیا ہے اور جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی غلامی اختیار کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ کانفرنس
کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ سرزمینِ امریکہ میں
بُود و باش رکھنے والے اِن سب غلامانِ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم نے ۳۱۔ اگست اور یکم ستمبر کی درمیانی رات
کو نصف شب کے بعد نیند سے بیدار ہو کر باجماعت
نماز تہجّد ادا کی اور دُنیا بھر میں غلبۂ اسلام کے لئے
اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعائیں کیں۔

اِس دو روزہ کنونشن کے مجموعی طور پر تین اجلاس منعقد ہوئے جن میں مختلف ریاستوں کی جماعتہائے احمدیہ کے پندرہ احبابِ کرام نے اسلام کے محاسن اور دیگر ادیان پر اس کی دائمی فضیلت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت ٹھوس اور پُرمغز تقاریر کیں۔ اِس کنونشن کی ایک اَور نمایاں خصوصیّت یہ ہے کہ جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے جن سات خوش نصیب احباب کو جماعتِ احمدیہ پاکستان کے جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء میں شمولیت کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی تھی ان میں سے تین بھائیوں نے اپنے رُوحانی مرکز کی زیارت اور عظیم روحانی جلسہ میں شمولیت سے متعلق اپنے قلبی تاثرات بہت رُوح پرور انداز میں بیان فرمائے اور بہت سے ایمان افروز واقعات حاضرین کو سُنائے جو اُن کے لئے بہت ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے۔

اِس کنونشن کی ایک اَور نمایاں خصوصیّت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے یکم ستمبر کو اختتامی اجلاس میں چار امریکی نژاد عیسائی باشندوں نے اپنے قبولِ اسلام کا اعلان کیا اور امریکہ مشن کے مبلّغ انچارج مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد کے ذریعہ باقاعدہ بیعت کر کے دُنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی علمبردار جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

اِس موقع پر امریکہ کی مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے اپنے اپنے علیحدہ اجلاس بھی منعقد کئے۔

الغرض جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ۷واں سالانہ کنونشن دو روز پوری کامیابی سے جاری رہنے کے بعد یکم ستمبر کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ ایک پُرسوز اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا جو مبلّغ انچارج مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد نے کرائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"بعض نادان جو اسلام پر جہاد کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب لوگ جبراً تلوار سے مسلمان کئے گئے تھے افسوس صد ہزار افسوس کہ وہ اپنی بے انصافی اور حق پوشی میں حد سے گذر گئے ہیں۔ ہائے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عمداً صحیح واقعات سے مُنہ پھیر لیتے ہیں۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم عرب کے ملک میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے ظہور فرما نہیں ہوئے تھے تا یہ گمان کیا جاتا کہ چونکہ وہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے ساتھ رکھتے تھے اِس لئے لوگ جان بچانے کے لئے ان کے جھنڈے کے نیچے آ گئے تھے۔"

(پیغامِ صُلح صـ ۹،۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات و رسائل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

"نوائے وقت" نے اپنی ۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں شاہ احمد نورانی کا ایک انکشاف شائع کیا ہے اور وہ انکشاف یہ ہے کہ وزیر اعظم پاکستان پر سرکاری خزانے سے ہر سال ۹۲ لاکھ روپے کی رقم خرچ ہوتی ہے۔ اور ان کے اِس خیال کو بھی سُرخی بنایا ہے کہ بے راہروی کے نتیجے میں پاکستان کے مسلمانوں کو بھی سزا مل سکتی ہے۔ اِس خبر میں ظہور الحسن بھوپالی کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ انہوں نے تقریر میں کہا کہ جو لوگ قادیانی تحریک کی کامیابی کا سہرا جنابِ بھٹو کے سر باندھتے ہیں وہ پاکستان کے قیام کا سہرا مسلمانوں کی بجائے انگریز اور قائدِ اعظم کی بجائے ماؤنٹ بیٹن کے سر باندھنا چاہتے ہیں کیونکہ آزادی کے وقت یہی لوگ برسرِ اقتدار تھے۔

(۲)

ایتھنز ۲۰ر اکتوبر (رائٹر)۔ قدامت پرست یونانی کلیسائی نظام کے باخبر حلقوں کے مطابق قدامت پرست کلیساؤں کے آرچ بشپ ایرونی موف کے ۷۷ متقلد پادریوں اور راہبوں کو سنگین قسم کی جنسی بے راہروی سے اجتناب کا انتباہ کیا گیا ہے۔ ان پادریوں اور راہبوں میں سے بیشتر کو کلیسائی ملازمتوں اور مذہبی فرائض کی انجام دہی سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ ان کے خلاف اخلاق سوز حرکات کے الزامات تھے۔ باقی ماندہ پادریوں اور راہبوں کو انتباہ کیا گیا ہے کہ ان کی شُہرت خراب نہ ہونے پائے اور وہ بشپ کی ہر طرح سے تابعداری کریں۔ یاد رہے کہ سابق بشپ ایرونی موف چھ سال تک شاہی دربار کے چیپلن رہنے کے بعد ۱۹۷۳ء میں اِس عہدے سے مستعفی ہو گئے تھے کیونکہ کلیساؤں میں طرح طرح کی بداخلاقیاں شروع ہو گئی تھیں۔

("نوائے وقت" ۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۴ء)

(۳)

اسعد گیلانی جماعتِ اسلامی کے ایک مہر کردہ رُکن ہیں۔ ایک عرصہ سے اپنی جماعت کی خدمت کر رہے ہیں اور بزعمِ خود مسلمانوں کی بیداری اور ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ان کے

حصّہ میں، یوں معلوم ہوتا ہے، صرف قنوطیت آئی ہے۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت سے بیزار ہیں۔ ان کی تحریریں اِس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ ان کی کوششوں کے باوجود کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہو رہی۔ بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ وہ اپنی تحریروں سے مزید مایوسی پیدا کر رہے ہیں اور یہ مایوسی کسی قوم کے لئے بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفت روزہ چٹان کے پندرہ تا اکیس اکتوبر ۱۹۷۴ء کے شمارہ میں ان کا ایک مضمون "عید محکوماں" شائع ہوا ہے (حیرت ہے کہ پاکستان بن گیا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے حکومت عطا کر دی اور اسعد گیلانی ابھی تک اسے اپنی محکومیت ہی سمجھ رہے ہیں) اس میں وہ لکھتے ہیں:-

"عجیب مذاق ہے کہ ایک نمبردار ہے تو گاؤں کا ہر فرد اسے نمبردار بھی تسلیم کرے اور اس کے حقوقِ نمبرداری بھی ادا کرے۔ ایک شخص ضلع افسر ہے تو ضلع بھر میں اس کی افسری کا ڈنکا بجے اور اس کے حکم سے انحراف نہ ہو۔ کوئی شخص ملک کا سربراہ ہو تو اس کا ہر لفظ سر آنکھوں پر ہو لیکن جو ہمارا حقیقی حاکمِ اعلیٰ ہے اور خود کہتا ہے کہ ان الحکم الّا للہ اس کے حکم کی ذرا بھی پرواہ نہ ہو اور یہ سمجھا جاتا رہے کہ اسے بھی پرواہ نہیں ہے۔

پھر ہر طرف دین کے نشان مٹ
رہے ہوں رقص و سرود سے شغل
جاری ہو پینے پلانے کی عام اجازت
ہو چوری چکاری اور بدعنوانی روزمرّہ
ہو دینی فضا دن بدن ختم ہو رہی
ہو اور جو کچھ بچا کھچا دین قوم میں
صدیوں کے انحطاط کے باوجود
باقی چلا آ رہا ہے اس کا بھی صفایا
ہو رہا ہو ہر طرف دین سے ہر
قدم دُور ہی جا رہا ہو سارا سفر
زندگی مکّہ و مدینہ کی سمت چھوڑ کر
کسی اَور ہی سمت کیا جا رہا ہو تو
وہاں شکوہِ دین کہاں سے آئیگا
پھر جب نہ شکوہِ ملک ہو اور نہ
شکوہ دین ہو تو پھر آزاد بندہ
اور بندۂ مومن کہاں جائے۔ یہی وجہ
ہے کہ عید کے دن ہجوم مومنین کے
سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ یقین جانو جب
سے یہ احساس پیدا ہوا ہے عید
کا یہ سارا ہنگامہ ایک بے جان
ہجوم معلوم ہوتا ہے۔۔۔ صرف
لوگوں کی بے مغز عید کو چشمِ عبرت
سے دیکھتا ہوں اور اس چاند
کے طلوع کا منتظر ہوں جو دین کی

شوکت کا پیغام لے کر آئے گا اور
مسلمان قومی لحاظ سے خدا اور
رسولؐ سے غدّاری کی روش چھوڑ
کر ان کی کُلّی اطاعت کی روش
اختیار کریں گے۔"

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے آج سے تقریباً اسّی ۸۰ برس پیشتر فرمایا
تھا:۔

"اے مسلمانو! اگر تم سچّے دل سے
حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے
مقدّس رسول علیہ السلام پر ایمان
رکھتے ہو اور نصرتِ الٰہی کے منتظر
ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ
گیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف
سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ
نے اِس کی بِنا ڈالی۔ بلکہ یہ وہی صبح
صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی
پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی
گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت
کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ
تم کسی مُہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر
اُس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی
سے تمہیں اُٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور
خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری تازگی
کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں
سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع
نہیں کرنا چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں
چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی
طرح اسلام بھی ایک پُرانے قصّوں
کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت
کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ
کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا
ہے۔ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت
کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں
کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے
افسوس کہ تم دُنیا کے ظاہری قانونِ
قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس
رُوحانی قانونِ فطرت سے جو اس کا
ہم شکل ہے بُکلّی بے خبر ہو۔"

(ازالہ اوہام صـ ۵، ۶)

"اِس زمانہ میں جو مذہب اور
علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو
رہی ہے اُس کو دیکھ کر اور علم کے
مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دِل
نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔
یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام
کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح
صُلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب
زمانہ اسلام کی رُوحانی تلوار کا ہے

جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری
طاقت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد
رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی
دشمن ذِلّت کے ساتھ پسپا ہوگا اور
اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علومِ
جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں
کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے
ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار
اُن کے لئے ہزیمت ہے مَیں شکرِ
نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام
کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا
ہے جس علم کی رُو سے مَیں کہہ سکتا
ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفۂ جدیدہ
کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ
حال کے علومِ مخالفہ کو جہالتیں ثابت
کر دے گا۔ اسلام کی سلطنتوں کو
اِن چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ
نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف
سے ہو رہی ہیں۔ اور مَیں دیکھتا ہوں
کہ آسمان پر اُس کی فتح کے نشان
نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے
اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی
مخالفانہ طاقتوں کو الٰہی طاقت
ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۴، صفحہ ۲۵۵)

۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علماء کی تفرقہ بازی سے یومِ تشکر کا پیمان ٹوٹ گیا
مختلف فرقوں نے علیحدہ علیحدہ نمازِ عید ادا کی

شیخوپورہ ۲۱ اکتوبر (نمائندہ خصوصی)

شیخوپورہ میں بعض علماء کے ذاتی اختلافات اور تفرقہ بازی کے باعث نمازِ عید مختلف مقامات پر ادا ہوئی اور سادہ لوح مسلمان اِن علماء کی پیمان شکنی پر اظہارِ افسوس کرتے رہے۔ یاد رہے کہ یومِ تشکر کے موقع پر تمام فرقوں کے علماء نے کمپنی باغ میں نماز ادا کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ وہ عید کی نماز بھی اِسی طرح مِل کر ادا کریں گے مگر بعد میں عید کی نماز کے موقع پر بریلوی علماء نے اعلان کیا کہ ان کی نماز کسی اہلِ حدیث یا دیوبندی کے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ اس پر اہلِ حدیث اور دیوبندی علماء نے مشترکہ طور پر میونسپل باغ میں نمازِ عید ادا کرنے کا اعلان کیا۔ بریلوی حضرات نے اپنی مساجد میں علیحدہ نماز پڑھی۔ چاند رات کو یہ منظر انتہائی افسوسناک تھا جب بریلوی حضرات ایک تانگہ میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعے یہ اعلان کرتے پھرتے رہے کہ مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے فیصلہ کے مطابق تمام فرقے علیحدہ علیحدہ اپنی مساجد میں نمازِ عید ادا کریں گے۔ دوسرے تانگے میں سوار لوگ اعلان کرتے رہے کہ یومِ تشکر کے موقع پر وعدہ کے مطابق نمازِ عید کمپنی باغ میں ادا کی جائے۔

دوسری طرف مختلف خطیبوں نے نمازِ عید

کے موقع پر خطبوں میں ایک دوسرے فرقے کے خلاف شدید تنقید کی۔ اِن تمام واقعات پر شیخوپورہ کے لوگوں نے انتہائی افسوس کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ مفاد پرست علماء نے اپنی اپنی مساجد کو کاروباری اڈّے بنا رکھا ہے اور وہ انہیں ہر صُورت میں بحال رکھنا چاہتے ہیں جبکہ عام مسلمانوں کی شدید خواہش ہے کہ ملک کو موجودہ درپیش مسائل کے پیشِ نظر بھرپور اتحاد کا مظاہرہ کیا جائے۔

(روزنامہ مساوات ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

۵

ماہنامہ ترجمان القرآن مارچ ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں مسلم پرسنل لا کے متعلق حبیب ریحان ندوی صاحب لیکچرار اسلامک انسٹی ٹیوٹ۔ البیضاء لیبیا کا ایک مضمون چھپا ہے۔ اس مضمون کے بعض اقتباسات قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں:۔

"یہاں اِس حقیقت کا اظہار و اعتراف کرنا ضروری ہے کہ اسلامی ممالک میں سامراجی حکمرانوں، یعنی انگریزوں، فرانسیسیوں اور اطالویوں کے طویل دَورِ حکومت میں کبھی بھی مسلمانوں کے احوالِ شخصیہ سے تعرض نہیں کیا گیا یعنی شریعت کے وہ اوامر جو اجتماعی زندگی میں شادی بیاہ، طلاق اور میراث وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں، اور جنہیں پرسنل لا کہا جاتا ہے، ان میں تبدیلی کی کوشش نہیں کی گئی، کیونکہ یہ ایک بدیہی حقیقت تھی جس کے سمجھنے کے لئے کسی زبردست عقلی ریاضت کی ضرورت نہیں تھی کہ یہ قوانین وہ ہیں جن کا تعلق سوسائٹی کے ان سب افراد سے براہِ راست ہے جو کِسی مذہب کے پَیرو ہیں اور اس کا اثر حرام و حلال کی حدود کو چُھوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا یہ افسوس اور حرماں نصیبی کی آخری علامت نہیں ہے کہ غیر ملکی، سامراجی اور غیر مسلم حکومتیں تو علی الاقل اسلامی عائلی قوانین میں کسی بھی تبدیلی کا آغاز نہ کریں بلکہ بعض محکوم مسلمان ملکوں میں خود شرعی عدالتوں کے ذریعہ سے اسلامی عائلی قانون کو اپنی زیرِ نگرانی نافذ کرائیں، مگر وطنی اسلامی حکومتوں میں مسلمان خدا کے بنائے ہوئے اس عظیم قانون میں تبدیلی اور تغیّر کے نت نئے مطالبے کریں؟ اور بعض اوقات انتہائی جرأت مندی اور بے حیائی کے ساتھ اسے منسُوخ

کر دیں یا اس کے احکام کو بدل
ڈالیں؟ اس موضوع کی تفصیل اس
مقالے میں کرنی مقصود نہیں ہے،
لیکن صرف اتنا بتانا ضروری سمجھتا
ہوں کہ اسلامی نقطۂ نظر سے قانونِ
الٰہی کے جو ماخذ ہیں صرف اُنہی کی
روشنی میں اسلامی قوانین بنائے
جا سکتے ہیں اور اس کے علاوہ کوئی
دوسرا طریقہ اگر اختیار کیا جائے تو
وہ عقلی، فطری اور شرعی تینوں
قباحتوں کا حامل ہوگا، اور صحیح
نہ ہوگا بلکہ عقل، فطرت اور شریعت
پر ظلمِ عظیم کے مترادف بھی ہوگا کیونکہ
وہ فسق و ظلم و کفر کے ثالوث کا آئینہ دار
ہوگا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسی مضمون کا ایک اور اقتباس درجِ
ذیل ہے:-

"کیا ٹرکی کے لئے یہ بات افسوس
اور محرومی کی نہیں ہے کہ شریعت میں
جو تبدیلیاں سامراجی اور مسیحی حکومتیں
نہ کر سکیں وہ اس نے کیں، اور جس
ٹرکی نے چھ سو برس تک اسلامی اقتدار
کی حفاظت کی تھی وہی آج ان اقدار
کو توڑنے والا بن گیا؟ اور کیا یہ شرم
و عار کا مقام نہیں کہ خود ترکوں کے
بنائے ہوئے عائلی قوانین یہودی
ملک اسرائیل اور مسیحی ملک لبنان
کے مسلم باشندوں پر اب بھی نافذ
ہیں، مگر جدید ٹرکی کی مسلم سوسائٹی
ان سے محروم کر دی گئی ہے؟ سیکولر
ہندوستان میں بھی انگریزوں کے
زمانے کا مسلم پرسنل لا آج بھی نافذ
اور جاری ہے؟ مگر بعض اسلامی
ملک ان قوانین کی تبدیلی کی کوششوں
میں لگے ہوئے ہیں؟ اور کیا سب سے
بڑھ کر ستم یہ نہیں کہ ان نام نہاد اسلامی
حکومتوں کے اقوال و اعمال و کردار
کو حُجّت بنا کر اس کی روشنی میں
مسلم اقلیتوں کے اسلامی پرسنل لا
میں تبدیلی کی باتیں غیر اسلامی ممالک
میں سوچی جاتی ہیں اور ان کو حجّت
بنا کر پیش کیا جاتا ہے، اور اس
طرح اقلیتوں کے محافظ، غم گسار
اور سہارا بننے کے بجائے مسلم حکومتیں
اور ان کے اعمال اقلیتوں کی محرومی
اور دِل شکنی کا باعث بنتے رہتے
ہیں۔"

(۶)

روزنامہ مشرق ۲۴ جولائی ۱۹۷۴ء اور ۲۸ جولائی

۱۹۷۴ء کے اداریوں کے دو اقتباسات درج ذیل ہیں :-

(۱) "گذشتہ کچھ عرصہ سے غنڈہ گردی اور قتل کی وارداتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے، سماج دشمن عناصر اپنے مذموم مقاصد کے لئے بے دھڑک مجرمانہ وارداتیں کرتے اور پولیس کی گرفت سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں بہت سے شہری خیال کرنے لگے ہیں کہ پولیس جان بوجھ کر مجرموں سے چشم پوشی کرتی ہے اور غالباً کسی نہ کسی صورت میں ان سے ناجائز مفادات بھی حاصل کرتی ہے، یہ صورتِ حال نظم و نسق کے اعتبار سے حد درجہ تشویشناک ہے اور کسی بھی مہذّب معاشرے میں اُسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔"

(۲) "پچھلے چند برسوں سے غنڈہ گردی کی وارداتوں میں جس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اس سے ہر باشعور شہری پریشان ہے۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ غنڈوں کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی ہے تو کچھ عرصہ کے لئے سماج دشمنوں کی سرگرمیاں ماند پڑ جاتی ہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ان میں دوبارہ تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ پچھلے دنوں حکومت کی ہدایت پر پولیس کے دو خصوصی دستے ترتیب دیئے گئے تھے جن کا کام شاہراہوں پر ڈاکوؤں کا سدِّباب کرنا اور غیر قانونی اسلحہ برآمد کرانا تھا، کچھ عرصہ سے شاہراہوں پر بسوں اور ٹرکوں کو لوٹنے کی خبریں تو نہیں آ رہی ہیں لیکن غیر قانونی اسلحہ میں کوئی کمی نہیں ہوئی کیونکہ غنڈے، لیٹرے اور قاتل بے دریغ آتشیں اسلحہ استعمال کر رہے ہیں اور عوام کی پریشانی کا باعث بن رہے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُردو ڈائجسٹ ستمبر ۱۹۷۴ء کے شمارہ میں ایک خط چھپا ہے اس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں:-

"ہمارے بیشتر سیاستدان، ہماری پارلیمنٹ کے نمائندے، ہمارے سرکاری حکام، ہمارے صحافی اور ہمارے دانشور کس کے سامنے جواب دہ ہیں؟ اخلاقی حس دم توڑ چکی ہے۔ الفاظ کی عصمت سرِ بازار لُٹتی ہے۔ پہلے الفاظ کی آبرو پر لوگ جان دیا کرتے تھے اب نہایت آسانی سے پبلک لائف میں جھوٹ

بولا جا سکتا ہے اور بڑے بڑے منصب
والے بڑے مزے سے اپنی کی ہوئی
قے چاٹ لیتے ہیں۔ لفظ کا اعتبار
کیا اُٹھا سیاست سے شرافت ہی
رخصت ہو گئی۔"

۸

روزنامہ امروز کی ۲۳ ستمبر ۱۹۷۴ء کی اشاعت
میں درج ذیل خبر چھپی :-

"قومی تعمیر میں اخبارات کو اہم کردار
ادا کرنا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی ۲۲ ستمبر (پ پ ا)

وزیر اعظم بھٹو کے پریس سیکرٹری مظہر
قاضی نے پاکستان نیشنل سنٹر راولپنڈی
میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اخبارات کو
قومی اتحاد اور اقتصادی ترقی کا اعلیٰ
مقصد مدِ نظر رکھنا چاہیئے۔ قانون
اور اخبارات کا کام آئین میں دیئے
گئے حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔ اخبارات
کو عریاں تحریروں اور خرافات سے
دامن بچانا چاہیئے اخبارات بھی ایک
طاقت ہیں اور اگر یہ طاقت غلط قسم
کے لوگوں کے پاس ہو تو اس کے ناموزوں
استعمال سے قومی ترقی کے کام میں رکاوٹ
پڑ سکتی ہے لہذا ضروری ہے کہ یہ
طاقت سمجھدار، حساس اور انسانی ہمدردی
کا جذبہ رکھنے والوں کے پاس ہونی
چاہیئے۔ ہمیں مفروضے قائم کرنے اور
بے اعتمادی کی عادت ترک کر دینی چاہیئے
بڑائی علاقے، دولت یا آبادی کی بنا پر
نہیں بلکہ اعلیٰ صفات کی بنا پر ہوتی
ہے۔ قومی تعمیر میں ان صفات کا ہونا
لازمی ہے اور اخبارات قومی تعمیر میں
اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔"

اس سے نوائے وقت ۲۷ ستمبر ۱۹۷۴ء نے محترم وزیر اعلیٰ
صاحب صوبہ پنجاب کی ایک خبر پر یہ سرخی جمائی :-

"صحافی قلمفروش ہیں۔ غیر ذمّے دار ہیں
اور سچ نہیں بولتے۔"

اور اسی خبر کے دوسرے عنوانات تھے :-

"قلم کی عصمت کے امین اسکی حفاظت
نہیں کر سکے۔"

اور "حزبِ اقتدار، حزبِ اختلاف اور
اخبار نویس سب ایک جیسے ہیں۔"

اگلے روز نوائے وقت نے اپنے اداریہ میں لکھا :-

"اب ہم صحافیوں کی جانب آتے ہیں
اس میں کوئی شک نہیں اس ملک کی
محرومیوں اور اس میں راہ پانے والی
خرابیوں میں اہلِ سیاست کے ساتھ
ساتھ اہلِ صحافت کے عمل دخل کا بھی
حصّہ ہے اگر صحافی بطور مجموعی اہلِ سیاست

کے دامِ فریب سے بچتے اگر وہ اپنے
پیشہ کے وقار کو سرکارِ دربار کی
خوشنودی حاصل کرنے پر ترجیح دیتے
اگر وہ ذاتی مفادات کی خاطر اربابِ
اقتدار کے کاسہ لیس نہ بنتے اور صحافت
کو انڈسٹری بنانے والوں سے متاثر
نہ ہوتے بلکہ صداقت اور ملک و ملّت
کی خدمت کو اپنا مشن بنا کر اسے حرزِ
جاں بنائے رکھتے تو آج انہیں اپنے
ایک پُرانے ساتھی سے یہ طعنے نہ
سُننے پڑتے کسی نیک نصیب العین کی
خاطر ایثار و قربانی پیش کرنا ہی پڑتی
ہے پانی میں اُتر کر خشک رکھنے کی
خواہش غیر فطری ہے صحافیوں کو
بھی احساس کرنا چاہیئے کہ وہ ملک و
ملّت کی صحیح خدمت اپنے بعض ظاہری
حقوق سے دستبردار ہو کر اور ایثار
پیشہ بن کر ہی کر سکتے ہیں۔"

روزنامہ نوائے وقت (لاہور) نے اپنی ۱۴ر
اکتوبر ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں ایک مضمون "صیہونیت ــ
یہودیوں کی نظر میں" مصباح دلیسنوی کے قلم سے شائع
کیا ہے اس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے:-

"ابراہیم عین العانی نے کہا ہے کہ

"صیہونیت اپنے ناپاک مقاصد کے
حصول کے لئے مذہب کو آڑ کے
طور پر استعمال کر رہی ہے اور ہر ممکن
پر اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے
ہمارا مذہب ہمیں یہ بتاتا ہے کہ
سرزمینِ موعود میں یہودیوں کا اجتماع
مسیح موعود کی آمد پر ہی ہو گا نہ کہ
کسی اور ہتھکنڈے سے جسے صیہونیت
استعمال کر رہی ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوائے وقت ۴ر اکتوبر ۱۹۷۴ء میں ایک خبر چھپی
ہے جس میں مجلسِ عمل کو توڑ دینے کا مشورہ دیا گیا ہے:-

"اب مجلسِ عمل کو توڑ دیا جائے

گجرات ۳ر اکتوبر (نمائندہ خصوصی)

تحریکِ استقلال گجرات شہر کے جنرل سیکرٹری
چودھری محمد طفیل نے جو حال ہی میں ختمِ
نبوّت تحریک میں حصّہ لینے کی بنا پر جیل
سے رہا ہوئے ہیں ایک بیان میں کہا ہے
کہ مجلسِ عمل قائم رکھنے کا اب کوئی جواز نہیں
انہوں نے کہا تحریک استقلال آئندہ مجلسِ عمل
گجرات سے کوئی تعلق نہیں رکھے گی۔ انہوں نے
کہا ختمِ نبوّت کے مسئلہ پر تحریک استقلال نے
مجلسِ عمل سے پورا پورا تعاون کیا مگر اب
مجلسِ عمل کے بعض راہنما حکومت کو خوش کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیرایۂ اظہار

دِل میرا صَدف ہے تو تری یاد ہے موتی
جینا مجھے مشکل تھا جو یہ بات نہ ہوتی

پیرایۂ اظہار پہ موقوف ہے تفہیم
تو کچھ نہ سمجھتا جو مری آنکھ نہ روتی

بیداریٔ شب سے مَیں گیا تا بہ ثریّا
سوئی ہوئی دُنیا رہی دُنیا ہی میں سوتی

تسبیح پہ مامور نہ ہوتی جو ہر اِک چیز
ہر رُوح تری یاد میں آنسُو نہ پروتی

ہر مُوئے بدن رشکِ گُل و لالہ نہ ہوتا
ہر سانس میں خوشبوئے ارم بھی نہ سموتی

ہوتا جو نسیم اپنی حقیقت سے شناسا
فطرت کبھی اِس طرح سے پانی نہ بلوتی

شمیم سیفی ۱۳/۱۰/۷۴

ایک خط

مصلحین اور انکی مخالفت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرمی مدیر صاحب تحریکِ جدید!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یُوں تو اکتوبر کے شمارہ کا اکثر و بیشتر حصّہ پڑھ کر بہت لُطف آیا لیکن "اخبارات و رسائل" کے عنوان کے تحت "شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی کے خلاف انگریزوں کی سازش" پڑھ کر تو بہت ہی لُطف آیا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ عقائد و اعمال کے سلسلہ میں احمدیوں پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں ان میں کچھ نہ کچھ تو حقیقت ضرور ہوگی لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ دُنیا میں ہر مصلح کو غلط سمجھا گیا ہے اور عقائد و اعمال کے سلسلہ میں اسے متعدد جہتوں سے غلط کار بنایا گیا ہے۔ یہ سمجھنے کی کوشش کرنے کی بجائے کہ وہ کیا کہتا ہے لوگ از خود یہ بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ وہ کیا کہتا ہے۔ اِس ضمن میں دنیا کے سب مصلح ایک ہی قطار میں کھڑے ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی پر خدا کے متعلق خدا کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے متعلق۔ قرآن مجید۔ حدیث۔ کتب آئمہ کے متعلق، حضورؐ کی شفاعت، حضورؐ کی کلمہ طیّبہ کی تفہیم کے متعلق، اہلِ مذاہب کی کتابوں کو جلانے کے متعلق۔ درود شریف کے متعلق اور اہلِ بیت کے متعلق الزام لگائے گئے۔

محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والوں کو اصرار ہے کہ یہ تمام الزامات غلط ہیں اور یقیناً غلط ہونگے کیونکہ حقیقت تو وہ ہوتی ہے جو دعویٰ کرنے والا یا بیان دینے والا خود پیش کرتا ہے نہ کہ جو دوسرے لوگ اس کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

لیکن یہ حیرت کی بات ہے کہ محمد بن عبدالوہاب کے پیرو اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضورؑ کی جماعت کے متعلق ویسے ہی الزامات عائد کرتے ہیں اور ہمارے اس اصرار کے باوجود کہ ہم پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں غلط ہیں وہ اپنی بات پر اڑے ہوئے ہیں۔

تاریخ ہمیشہ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے لیکن بصیرت سے محروم لوگ اس سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ یہ کس قدر افسوس کی بات ہے۔

والسلام

خاکسار

عزیز الدین

کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو رسالے

یہ دو رسالے آپ کے گھر میں ضرور ہونے چاہئیں :-

۱۔ ذکرِ حبیب

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ مبارکہ کے دو پہلو)

۲۔ تربیتِ اولاد

ماہنامہ تحریکِ جدید کے دفتر سے یہ رسالے بلا معاوضہ مل سکتے ہیں۔

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اسہال کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ۔ ٹنڈو محمد خان ۔ گوجرانوالہ

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اسہال

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سرمہ خورشید

دھند، غبار، خارش، کرکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ
قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی
اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ
اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور
قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے
پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ دس روپے (منیجر الفرقان ربوہ)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تحریرات
کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے
اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی
تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں آپ
خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے
لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳